NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 23- 33

طوفانِ اقصیٰ کے غیر مسلموں پر دعوتی اثرات: ایک تحقیقی مطالعہ

Da‘wah Impacts of Toofan-e-Aqsa on Non-Muslims: A Research Study

Dr. Abdulwaheed Shahzad
Senior Lecturer, Riphah International University Islamabad
Emailabdul.waheed@riphah.edu.pk
Dr. Hafiz Waqas Khan
Assistant Professor, HOD, Department of Islamic Studies, Riphah International University Islamabad. Email waqas.khan@riphah.edu.pk
Syed Iftikhar Ali Gilani
PhD Student ISTAC-IIUM Malaysia, lecturer ISP, Multan, Pakistan
Email: gilani.ali@live.iium.edu.my

Abstract

Storm Al-Aqsa, which began in October 2023, has awakened people worldwide. As a result, honest individuals globally have been able to distinguish between right and wrong. The truth is making its impact on the world, while the disgusting face of falsehood has become clear. The mujahideen and the people of Gaza are exemplifying their patience and the true call of the religion of Islam. Due to their persistence, a large number of men and women in the West are embracing Islam. Cyclone Aqsa has introduced new dimensions to the world of research. These include the deep connection of Gazans to their faith, the utilization of modern technology, effective media usage, and the maintenance of law and order during war. Similarly, another dimension is the increasing number of people turning to Islam in various countries daily following this conflict. What are the causes of this phenomenon? What kind of invitation have the people of Gaza extended through this grand campaign in the present time? This research will explore the reasons behind their conversion to Islam and analyze the impact it will have on the entire world.

Keywords: Toofan Aqsa, Massage of Gaza people for the whole world , Islam.

ARTICLE INFO
Article History:
Received:
28-11- 2024
Revised:
29-11- 2024
Accepted:
01-12- 2024
Online:
04-11- 2024

CC BY

1. موضوع کا تعارف

اکتوبر 2023 کو شروع ہونے والے معرکہ طوفان الاقصی نے پورے عالم کے انسانوں کو بیدار کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کے باضمیر لوگ صحیح اور غلط کے مابین فرق کرنے پر قادر ہو چکے ہیں، حق اپنے اثرات دنیا پر مرتب کر رہا ہے، جبکہ باطل کا مکروہ چہرہ واضح ہو چکا ہے۔ مجاہدین اور اہل غزہ اپنے صبر وثبات اور اولوالعزمی کی دین اسلام کی حقیقی دعوت کا پرچار کر رہے ہیں۔ ان کی استقامت کے سبب مغرب میں بڑی تعداد میں مرد وخواتین دینِ اسلام کے دامن میں داخل ہو رہے ہیں۔ طوفان اقصی نے تحقیق کی دنیا میں مختلف جہات متعارف کروائے ہیں، جن میں اہل غزہ کا اپنے دین سے گہرے تعلق کے اسباب، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، میڈیا کا صحیح استعمال، جنگ میں قانون واخلاق کی پاسداری شامل ہے۔ اسی طرح ایک جہت یہ بھی ہے کہ اس معرکہ کے بعد مختلف ممالک میں دن بدن اسلام کی طرف رجوع کرنے میں اضافہ ہو رہا ہے، اس کے اسباب کیا ہیں؟ عصر حاضر میں اہل غزہ نے اپنی اس عظیم الشان مہم کے ذریعے سے کونسے اسالیب دعوت اختیار کیے ہیں؟ ان کے اسلام قبول کرنے کی کیا وجوہات کیا ہیں؟ ان کے اس اسلوب کے نتیجے میں پورے عالم پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟ اس مقالہ میں ان سوالات کو حل کیا گیا ہے؟

2. طوفان اقصیٰ کی حقیقت

طوفان اقصی کے اسباب، حقیقت سے متعلق حرکۃ المقاومۃ الاسلامیہ نے لماذا طوفان الاقصی کے نام دستاویز نشر کیا جس میں تفصیل کے ساتھ اس معرکہ کے اسباب، حماس کی حقیقت اور طوفان اقصی کے اہداف کا ذکر کیا گیا ہے۔ ذیل میں طوفان اقصی کی حقیقت اور اس کے اہداف ذکر کیے جا رہے ہیں:

1۔ استعمار اور قابض اسرائیل کے ساتھ اہل فلسطین کی جنگ 7 اکتوبر 2023 سے شروع نہیں ہوئی ہے، بلکہ اس جنگ کو 105 سال بیت چکے ہیں، 30 سال برطانوی سامراج نے قبضہ جمائے رکھا، اور 75 سالوں سے اسرائیلی جارحیت کا سلسلہ جاری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ 1918 میں اہل فلسطین 98.5 فیصد زمین کے مالک تھے، جبکہ 92 فیصد فلسطینی وہاں آباد تھے۔ اس کے بعد 1948 سے قبل ایک مہم کے تحت برطانوی سامراج نے یہودیوں کو بسانے کے لیے فلسطین کے دروازے کھول دیے، اور صہیونی ریاست قائم کرنے کے لیے ماحول ساز گار کرتے ہوئے فلسطینی عوام کو ظلم وستم سے دبانا شروع کیا، اور جبرا 6 فیصد زمین پر قبضہ کر لیا، جس پر 31.7 فیصد یہودی آباد ہوئے۔ اس طریقے سے انہوں نے فلسطینی عوام کو حق خود ارادیت سے محروم کر دیا۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے صیہونیوں نے 500 بستیوں کو تہس نہس کر کے 77 فیصد زمین پر قبضہ کر لیا، جس کے نتیجے میں 57 فیصد فیصد فلسطینی ہجرت کرنے مجبور ہوئے۔ اس ناجائز طریقے سے 1948 میں صہیونی ریاست کو قائم کرنے کی راہ ہموار کی گئی۔ 1967 میں اسرائیل نے فلسطین کی باقی زمین ہتھیانا شروع کر دی، جس کے لیے اس کے فوجیوں نے عرب کے دیگر علاقوں کے علاوہ فلسطین کے مغربی کنارے، غزہ کی پٹی اور مسجد اقصی پر ظلم وستم پہاڑ توڑ دیئے۔

2-اہل غزہ طویل عرصہ سے کس مپرسی اور سخت ظلم وستم کے سائے میں زندگی بسر کر رہے ہیں، مختلف پالیسیوں کے ذریعے ان کو بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ دوسری جانب ۱۷ سال سے غزہ کا محاصرہ کر کے دنیا کی سب سے بڑی کھلی جیل میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس دوران ہم پانچ جنگوں سے گزر چکے ہیں، جس میں اسرائیل پہل کرتا رہا ہے۔ دشمن کے ظلم وستم کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب اہل غزہ نے ۲۰۱۸ میں "مسیرات العودہ" (ہمیں اپنے علاقوں کی طرف واپس جانے دیا جائے) کے نام سے پر امن احتجاج ومظاہروں کا آغاز کیا تو اسرائیلی درندوں نے ان پر امن مظاہرین پر حملہ کرتے ہوئے ۳۶۰ فلسطینوں کو شہید کیا، جبکہ ۱۹ ہزار سے زائد لوگوں کو زخمی کر دیا، جس میں ۵ ہزار بچے بھی شامل تھے۔

3۔اعداد و شماریاتی ادارے کے مطابق سن 2000 سے لیکر ستمبر 2023(7 اکتوبر سے قبل) صہیونیوں نے 11299 فلسطینی قتل چکے ہیں، جبکہ ۱۵۶،۷۶۸ زخمی ہو چکے ہیں۔ جن میں اکثریت شہریوں کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس پورے منظر نامے میں امریکہ اور اس کے اتحادی مظلوم فلسطینوں کی مدد و نصرت (اور اس ظلم کو روکنے کے بجائے) صہیونیوں کی درندگی پر پردہ ڈالتے رہے، اور جب (مجاہدین نے) ۷ اکتوبر کو معرکہ طوفان اقصی شروع کیا تو انہوں نے اسرائیلیوں کی ہلاکت پر چیخنا شروع کر دیا اور حماس کے خلاف اور اہل غزہ خون کی ندیاں بہانے کے لیے مالی اور جنگی سازوسان سے معاونت سلسلہ تا حال جاری ہے۔

4۔اسرائیل کی جانب سے فلسطین اور مسجد اقصی پر کی جانے والی ہولناکیوں اور مقدس مقامات کی پامالیوں کو اقوام متحدہ کی تنظیموں ،تحقیقاتی کمیٹیوں، عالمی انسانی حقوق کے اداروں (ایمنسٹی انٹرنیشنل، ہیومن رائٹس واچ) نے دستاویزات کی شکل میں مرتب کیا ہے۔

5۔ جس میں فلسطینی تنظیموں کے علاوہ اسرائیلی تنظیمیں بھی شامل ہیں، جن کو پورا عالم صلاحیت اور دیانتداری کے عنوان سے پہچانتا ہے۔ ان دستاویزات کو مرتب کرنے کے بعد اہل فلسطین پر جاری ظلم و ستم پر کسی نے آواز بلند نہیں۔ اس پر مزید یہ کہ اسرائیلی نمائندے جعل اردان نے ۲۹ اکتوبر ۲۰۲۱ کو اقوام متحدہ کے اسٹیج پر اقوام متحدہ کی تیار کردہ انسانی حقوق کی رپورٹ کو چاق کرتے ہوئے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ اس چارٹر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کیا گیا اسی کو اگلے سال کے لیے اقوام متحدہ کا نائب صدر مقرر کر دیا گیا۔

6۔امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک اہل فلسطین پر زندگی تنگ کرتے ہوئے مقدس مقامات کی توہین اور ان کی زمین کو یہودی رنگ دینے کے لیے اسرائیل کے قیام ہی سے اس کے مدد و معاون بنے ہوئے ہیں۔ اہل فلسطین کے حق میں اقوام متحدہ کی جانب سے 700 سے زائد قرارداد پیش کی جا چکی ہیں۔ لیکن اسرائیل نے کسی ایک قرارداد کو بھی خاطر میں لایا، امریکہ اور اس کے حلیف ممالک اس کی اس ضد اور ہٹ دھرمی، اہل فلسطین پر اس کے ظلم و ستم میں برابر کے شریک ہیں۔

7۔ ۱۹۹۳ میں اوسلو معاہدے کے ذریعے اس جنگ کو پر امن طریقے سے حل کرنے کے لیے یہ طے پایا کہ فلسطین کے مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں فلسطینی ریاست کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ لیکن اسرائیل نے اس معاہدے کو عملاً سبوتاژ کرتے ہوئے اہل غزہ پر ظلم و ستم کرتے ہوئے مغربی کنارے پر کثرت سے یہودیوں کو آباد کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔30 سال کے بعد اوسلو معاہدے کی راہ ہموار کرنے والوں کو معلوم ہوا کہ تباہی کا سامنا کر رہے ہیں اور یہ فلسطین کے لیے تباہی کا سبب بن رہا ہے۔

8۔اسرائیلی حکام اس بات پر مصر ہیں کہ اہل فلسطین اپنی ریاست قائم نہیں کر سکتے، یہی وجہ ہے کہ طوفان اقصی سے قبل ستمبر 2023 میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اقوام متحدہ فلسطین کے تاریخی نقشہ کو اسرائیل کا نقشہ بنا کر پیش کیا، جس میں غزہ اور فلسطین کا مغربی کنارہ بھی شامل تھا۔ اسرائیل کی جانب سے کی جانب والی اس سنگین بد دیانتی، گھمنڈ، اور اہل فلسطین کی خود دارادیت کے سلب کیے جانے پر پورا عالم خاموش رہا۔[1]

3. طوفان اقصیٰ کا مقصود و مطلوب

طوفان اقصیٰ نامی اس تحریک کا مطلوب و مقصود یہ ہے کہ

1۔ قبضے کرنے والا قابض ہی کہلاتا ہے، چاہے وہ اپنے قبضے کو مختلف ناموں اور اوصاف سے متصف کر کے کوئی صورت دینا چاہے لیکن وہ قابض ہی کہلائے گا۔

2۔ قوموں کی آزادی سے یہ تجربات سامنے آتے ہیں کہ قابض اور استعمار سے آزادی کے لیے مزاحمت کرنا ہی واحد راستہ ہے، جس کے ذریعے سے استعماری قوت ٹوٹ جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دفاعی کوششوں، مزاحمت اور قربانیوں کے بغیر کوئی بھی قوم آزادی

حاصل نہیں کر سکتی۔

3۔ تمام ممالک پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ فلسطینی عوام کی مزاحمتی تحریک کے مدد ومعاون بنیں، نہ کہ اس کو ختم اور کچلنے کی سازش کریں۔ اسی طرح ان کا یہ بھی فرض ہے کہ قابض اسرائیل کے جرائم کو رکوانے میں اپنا کردار ادا کریں، تاکہ اہل فلسطین آزادی اور خود مختاری کے ساتھ اپنے وطن میں زندگی بسر کر سکیں، جس طرح دیگر اقوام امن سے زندگی بسر کر رہی ہیں۔

اس بنیاد پر ہم مطالبہ مندرجہ ذیل امور کا مطالبہ کرتے ہیں:

- اسرائیل غزہ سے اپنی دشمنی جلد ختم کرتے ہوئے اجتماعی نسل کشی کرنے سے باز آجائے جس میں ہمارے بچوں، بزرگوں، عورتوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ غزہ کی گزرگاہوں کو کھولا جائے، امدادی سامان کو لوگوں تک پہنچانے کی سہولت فراہم کی جائے۔
- قابض اسرائیل نے مقبوضہ فلسطین میں جو ظلم ڈھایا ہے، اس کے جرائم کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔ اسے شہریوں کے قتل کے جرم میں مالی جرمانہ وصول کیا جائے، اسی طرح اس کی فضائی، زمینی حملوں کے نتیجے میں عمارتیں، مدارس، جامعات، مساجد، گرجاگھروں اور انفراسٹکچر کو مسمار ہونے پر وہ قیمت ادا کرے۔
- اسرائیلی جارحیت کے مقابلے میں مزاحمتی تحریک حماس کی تمام دستیاب ذرائع سے حمایت کرنا، اس لیے کہ وہ اس آسمانی ادیان اور بین الاقوامی قانون کے مطابق ہے۔
- ہم پورے عالم کے باضمیر لوگوں بالخصوص عالمی جنوبی ممالک کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ مقبوضہ فلسطین کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کریں، اور اسرائیل کی جانب ڈھائے جانے والے ظلم کی تردید کریں۔ اور اس حوالے سے سنجیدگی کے ساتھ ایسا کردار ادا کیا جائے جو قابض اسرائیل کے دہرے معیارات کے خلاف ہوں۔ عالمی سطح پر ایک ایسی تحریک کا آغاز کیا جائے جو اہل فلسطین کو انصاف، آزادی اور عزت کے ساتھ جینے کا ذریعہ بن سکے۔
- طاقت ور ممالک صہیونی ریاست کے جرائم پر پردہ ڈالنے سے گریز کریں، جن کی معاونت کے سبب وہ 75 سال سے ظلم وستم ڈھارہا ہے۔ اسی طرح ہم تمام ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں اسرائیل کے ناجائز قبضے کے خاتمے کے لیے بین الاقوامی قانون کی روشنی میں کیے جانے فیصلوں کو نافذ کرنے کی سنجیدہ کوشش کریں، تاکہ اہل فلسطین اپنا کامل حق حاصل کر سکیں۔
- بین الاقوامی ممالک اور اسرائیل غزہ کے مستقبل کے بارے میں فکر مند نہ ہوں۔ اس لیے کہ اہل غزہ اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کے حوالے سے خود کفیل ہیں۔ لہذا اس نوعیت کے منصوبوں کا انکار کیا جائے۔ اسی طرح اسرائیل کو اس امر سے روکنے کی سنجیدہ کوشش کی جائے کہ وہ اہل غزہ کو ہجرت پر مجبور نہ کرے۔
- اہل فلسطین کو سینا، اردن اور دیگر ممالک کی جانب بالجبر ہجرت کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ 1948 میں جو اہل فلسطین بے گھر کر دیئے گئے تھے ان کو واپس فلسطین میں لانے کے لیے اقوام متحدہ 150 سے زائد مرتبہ قرارداد صادر کر چکا ہے۔ لہذا اس کے لیے کوشش کی جائے۔
- اہل عرب، تمام مسلم ممالک اور دنیا کے باضمیر عوام قابض اسرائیل کے خاتمے کے لیے مظاہروں کے ذریعے دباؤ جاری رکھیں، اسرائیل کو ریاست قبول کرنے کی سازش کو ناکام بنانے کے لیے کوشاں رہیں، اسی طرح ان کے مصنوعات کے بائیکاٹ کی تحریک جاری رکھیں۔[2]

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 23- 33

4. مجاہدین غزہ کا اسلوبِ دعوت

مجاہدین قسام عصر حاضر کے اسلوب کے مطابق قرآن وسنت کی تعلیم پیش کیا ہے۔ اس معرکہ کی سب سے اہم خاصیت یہ ہے کہ ان کی ہر مہم قرآنی آیت پر مشتمل ہوتی ہے، جنگی ہتھیاروں پر قرآن آیات لکھتے ہیں، دشمن کو نشانہ بناتے ہوئے آیات قرآن زبان پر رواں رہتی ہے، اس سے بڑھ کر عملی طور پر اپنے دشمن قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کر کے دنیا تعجب میں ڈال دیا کہ ایک طرف اسرائیل ان کے شہر میں خون کی ندیاں بہا رہا ہے، ان کے قیدیوں کے ساتھ بدترین سلوک کیا جارہا ہے، لیکن مجاہدین اپنی اسلامی فکر کے مطابق قیدیوں کو سہولیات فراہم کر رہے ہیں، وہ صحیح سالم اسرائیل کو حوالے کر دیے گئے یہاں تک ان کو ایک خراش تک بھی آئی۔ اس عمل نے دنیا کو بہت متاثر کیا۔ ذیل میں مذکورہ اسلوب دعوت کی چند مثالیں پیش کی جارہی ہیں:

1-سات اکتوبر 2023 کو جب حملہ کیا اس وقت درج ذیل آیت مبارک کی اشاعت کی گئی ،ارشاد باری تعالیٰ ہے: ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ[3] "ان ڈرنے والوں میں دو شخص ایسے بھی تھے۔ جن کو اللہ نے ی اپنی نعمت سے نوازا تھا۔ انہوں نے کہا کہ " ان جبّاروں کے مقابلہ میں دروازے کے اندر گھس جاؤ، جب تم اندر پہنچ جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو"

-

2-راکٹس پر سورۃ الفیل کی آخری آیت درج کی گئی، ارشاد باری تعالی ہے: تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ۔[4]

3- کتائب القسام کے ترجمان ابو عبیدہ خطاب کے دوران ان آیات کی تلاوت کرتے نظر آئے، جن کا تعلق جہاد، دشمن کو شکست ،بنی اسرائیل کی ناکامی، اسلامی کی حقانیت اور مجاہدین واہل غزہ کی استقامت کا سبب بنتی ہیں۔ ان آیات کو ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:"وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ* إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ *وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ "5

"اپنے بھیجے ہوئے بندوں سے ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں، کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی، اور ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے۔"

4-ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ"[6]

"ان سے کہو" تم ہمارے معاملہ میں جس چیز کے منتظر ہو وہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی ہے۔ اور ہم تمہارے معاملہ میں جس چیز کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ خود تم کو سزا دیتا ہے یا ہمارے ہاتھوں دلواتا ہے؟ اچھا تو اب تم انتظار کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔"

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 23- 33

5-ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ - ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ[7]

"پس حقیقت یہ ہے کہ تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا، اور مومنوں کے ہاتھ جو اس کام میں استعمال کیے گئے، تو یہ اس لیے تھا کہ اللہ مومنوں کو ایک بہترین آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گزار دے، یقیناً اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔"

6۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَهِنُوا۟ فِى ٱبْتِغَآءِ ٱلْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا۟ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا۔[8]

"اس گروہ کے تعاقب میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو تمہاری طرح وہ بھی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور تم اللہ سے اس چیز کے امّیدوار ہو جس کے وہ امّیدوار نہیں ہیں۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ حکیم و دانا ہے۔"

7-ارشاد باری تعالیٰ ہے:"رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ[9]

"اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کر، ہمارے قدم جمادے اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب کر۔"

ان آیات مبارکہ کی تلاوت اور کتابت کے ذریعے سے پورے عالم کو یہ پیغام دیا گیا کہ قرآن کا پیغام تا قیامت آنے والے انسانوں کے لیے ہے اور یہ ہر زمانے میں انسان کو زندگی کے تمام معاملات میں رہنمائی کرتا ہے، حتیٰ کہ میدان جنگ کے آداب سکھا دیئے گئے ہیں تا کہ قتال کے میدان میں کسی بے قصور اور معصوم لوگوں کی حق تلفی نہ ہو سکے۔

اسی طرح مجاہدین نے اپنے عمل سے یہ منظر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں کہ دنیاوی اسباب سے بڑھ کر اللہ کی مدد و طاقت پر کامل یقین رکھتے ہیں اور قرآن حکیم سے بہت گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ ایک ویڈیو میں دکھایا گیا کہ دشمن کو ٹارگٹ کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے، اس دوران دکھایا گیا کہ مجاہدین جائے نماز پر بیٹھ کر منصوبہ بندی کر رہے ہیں، ہاتھ میں مسواک ہے اور ایک طرف ڈاکٹر ادھم الشرقاوی کی کتاب رسائل من القرآن موجود ہے جس کے توسط سے دنیا کو یہ پیغام دینا مقصود تھا کہ ہماری اصل طاقت قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی قوت ہے۔

مجاہدین کی ایک ویڈیو نشر کی گئی جس میں وہ اپنے رب سے دعا مانگتے ہوئے التجا کر رہے ہیں کہ ": اے اللہ! ہمارے معاملات کو آسان فرما، اپنی مدد کو ہماری تقویت کا سبب بنا، ہماری مشکلات کو آسانی میں تبدیل فرما، ہر آزمائش سے اپنی عافیت میں رکھ، ہر بیماری سے شفا عطا فرما، ہر مشکل کو آسانی میں تبدیل فرما۔ اے اللہ! اپنی خشیت سے نواز دے جو ہمیں تیری معصیت سے بچانے کا سبب بن جائے۔ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جو ہمارے جنت میں داخل ہونے کا سبب بن جائے۔ اپنی ذات پر ایسا یقین عطا فرما جو دنیا کے مصائب پر صبر کا ذریعہ بنے۔ جو ہم پر ظلم کر رہے ہیں تُو ہماری طرف سے اُن سے انتقام لے لے۔ اے اللہ! مسلمانوں کی مدد و نصرت فرما۔ اے اللہ مسلمانوں کے جہادی لشکروں کی مدد فرما، اور ان کو غلبہ عطا فرما۔[10]"

مجاہدین غزہ کا اسلوب دعوت نے پورے عالم کو دین اسلام کی حقیقی پیغام کی طرف متوجہ کرنے کا سبب بن رہا ہے، اور وہ علی الاعلان اس امر کا اعلان کر رہے ہیں کہ قرآن حکیم میں اہل ایمان کے لیے دی گئی بشارتیں مبنی بر حقیقت ہیں اس معمولی سا بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ ان کی اس بے مثال جراءت نے دین اسلام کی حقانیت عالم غرب کے لیے عملاً ثابت کر دیا ہے۔

5. غزہ کے شہریوں کا اسلوب دعوت

اہل غزہ نے جس پامردی و شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے اس نے پورے عالم کے انسانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے، اور یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ آخر

کونسا دین ہے؟ جس کی بنیاد پر یہ لوگ اتنی جراءت کے ساتھ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں۔ غزہ کے باسیوں نے تکلیف کے اس عالم میں قرآن حکیم کے الفاظ حسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير کی صدائیں بلند کرتے ہوئے اللہ کی وحدانیت، ربوبیت اور حاکمیت کی دعوت کو عام کیا ہے۔ زندگی کی تمام سہولیات معدوم ہونے کے باوجود اللہ کی رضا میں راضی ہونے کے اظہار نے دنیا کے باضمیر لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کر دیا ہے، اور امت مسلمہ میں رضا الہی کے حصول کے تصور کو زندہ کر دیا ہے۔ اسی مناسبت سے ذیل میں چند مثالیں ذکر کی جا رہی ہیں:

1-غزہ کے ہسپتال سے 10 سال سے زائد عمر لڑکے کی ویڈیو 11 نشر کی گئی جس میں اس کے ہاتھ پر مرہم پٹی کی جا رہی ہے اور وہ اس دوران قرآن حکیم کی درج ذیل آیات کی تلاوت کر رہا ہے: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ (24) إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًاۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ (25) فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ (26) فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ"[12]

"اے نبی ﷺ 21، ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی حکایت بھی تمہیں پہنچی ہے؟ جب وہ اس کے ہاں آئے تو کہا آپ کو سلام ہے۔ اس نے کہا" آپ لوگوں کو بھی سلام ہے کچھ ناآشنا سے لوگ ہیں "۔ پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا، اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر مہمانوں کے آگے پیش کیا۔ اس نے کہا: کیا آپ کھاتے نہیں-"

2- اسرائیلی انتظامیہ کی جانب سے نوٹیفیکیشن دیا گیا کہ اس علاقے سے دوسری جانب ہجرت کر جائیں، ایک نوجوان نے وہ نوٹیفیکیشن لے کر پھاڑتے ہوئے کہا کہ ہم 10 ماہ سے یہاں زندگی بسر کر رہے اب تک وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے تو اب کیا کر سکتے ہیں۔ ہم اسرائیل کے آگے جھکنے والے نہیں ہیں۔ ان کی اس بہادری نے دنیا کے حیران کر دیا ہے، کہ کسمپرسی کی زندگی بسر کر لیں گے لیکن دشمن کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔ ان کے اسی اسلوب کے سبب بڑی تعداد میں لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ذیل میں ان کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔[13]

3-ڈاکٹر احمد جن کا تعلق مقادمہ خاندان سے تھا، جس کا شمار شجاعت اور انسان دوست خاندانوں میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر احمد سرجری کے اسپشلسٹ تھے، اپنے کام کو بہت محنت کے ساتھ سرانجام دیتے تھے۔ 2021 میں طیلہ ہسپتال میں مریضوں اور زخمیوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا، اور طوفان اقصی کے بعد تو زخموں سے چور لوگوں کی طبی ضروریات مکمل کرنے کے لیے سرگرداں ہو گئے۔ جنگ شروع ہونے کے بعد انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو غزہ کے محفوظ جنوبی علاقے میں منتقل کر دیا۔ اہل غزہ کی خدمت کی خاطر 6 ماہ تک ان سے ملاقات بھی نہ ہو سکی، اس کے بعد وہ شہید کر دیے گئے۔

4-ڈاکٹر احمد نے اپنی رہائش غزہ کے شمال حصے میں رکھی ہوئی تھی جہاں اسرائیلی درندگی کا سلسلہ جاری تھا، اس کے وحشیت کے نتیجے میں عمارتوں کی تباہی کا سلسلہ جاری تھا، اس کے باوجود انہوں نے وہاں کے ایک فلیٹ میں رہائش رکھی ہوئی تھی، بالاخر وہ عمارت بھی بمباری کے نتیجے میں تباہ ہو گئی۔ اس بربادی کے نتیجے میں وہاں باقی رہ جانے والے انسان بھوک اور پیاس کی آزمائش میں مبتلا ہو گئے، ایسی صورتحال میں 10 اکتوبر 2023 کو ڈاکٹر احمد نے اپنے فیس بک پیج پر پوسٹ کی: ہر حال میں اللہ رب العزت کے لیے حمد وثنا ہے، میں جس فلیٹ میں رہتا تھا وہ عمارت بمباری سے تباہ ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر احمد اپنے شعبہ میں مہارت رکھتے تھے، لیکن اس کے باوجود اپنے دوستوں سے اپنے شعبہ سے متعلق امور میں مشاورت کرتے تھے تاکہ اس میں مزید مہارت حاصل کی جاسکے۔ اسرائیلی فوج نے جب الشفاء ہسپتال کو تباہ کر دیا تو اس کے بعد انہوں نے انصار نامی محلہ پر حملہ کیا جس

میں ڈاکٹر احمد اور ان کی والدہ رہائش پذیر تھے۔ اسرائیلی فوج نے وہاں موجود لوگوں سے کہا کہ ہم تمہیں محفوظ مقام پر پہنچائیں گے یہاں سے سب نکلنے کی تیاری کریں۔ ان مہاجرین میں ڈاکٹر احمد اور ان کی والدہ ڈاکٹر یسریٰ بھی موجود تھیں۔ اسرائیلی فوج نے حسب سابق دھوکہ دیتے ہوئے ان کو "مول کیر فور" نامی مقام پر سب کو شہید کر دیا۔

ان کی شہادت سے قبل ان کی بیوی ڈاکٹر اسرا نے اپنے شوہر اور ان کے ساتھ لوگوں کی حالت زار بیان کرتے ہوئے اپیل کی کہ " ڈاکٹر احمد شفا ہسپتال میں زخموں سے چور لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں، شفاء ہسپتال میں طب کی بنیادی ضروریات دستیاب نہیں ہیں، اسی طرح وہاں ایک ہسپتال سے دورے ہسپتال تک بھی رسائی ناممکن ہو چکی ہے، وہاں محصور لوگ کھانے اور پینے کی اشیاء سے محروم ہو چکے ہیں۔ اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا کہ افسوس کہ اس دردناک اپیل سے عالمی حقوق کے اداروں کے ضمیر بیدار نہیں ہوں گے، لوگوں سے اپیل ہے کہ ان کے لیے دعا کریں اس لیے کہ وہی ان کے لیے سبیل پیدا کرنے والا ہے۔[14]

6. اہل غزہ کے سبب اسلام قبول کرنے والے افراد

اس طویل معرکے میں اہل غزہ کی بے مثال ثابت قدمی، جراءت و بہادری عالم غرب میں حق و باطل کے درمیان فرق واضح کر دیا ہے، جس کے سبب وہاں کے باسیوں نے اسلام کے حقیقت مزید جاننے کے لیے قرآن کی طرف رجوع کرنا شروع کر دیا ہے۔ ذیل میں اس اہل غزہ کی ثابت قدمی کے سبب ایمان لانے والے افراد کی روداد ذکر کی جارہی ہے:

- **امریکی شہریت کا حامل ڈینی کا قبول اسلام**

الجزیرہ نے 13 اگست 2023 کو طوفان اقصی اور دینداری اسلامی بیداری کا ذریعہ کے نام ایک کتابچہ نشر کیا جس میں طوفان اقصی کے نتیجے میں ہونے والی عالمی سطح پر تغیرات کا ذکر کیا ہے، اس ضمن میں اس میں ایک عیسائی شخص کے قبول اسلام کا ذکر کیا گیا ہے جس کے راوی عمر آغا ہیں، وہ کہتے ہیں امریکی وسطی امریکہ کے مغربی حصہ کنساس میں ڈینی نامی شخص نے اسلام قبول کیا، عمر آغا نے ان کے اسلام قبول کے اسباب معلوم کیے تو انہوں نے کہا کہ: میرے اسلام کی طرف مائل ہونے میں غزہ کی دو ویڈیوز سبب بنی ہیں۔ ایک ویڈیو میں نے دیکھا کہ جامع مسجد ھدی جو صہیونی بمباری کے سبب منہدم ہو چکی تھی، اس کے ملبے پر غزہ کے لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔ یہ منظر میرے قابل تعجب تھا کہ اسرائیلی بمباری کے باوجود وہاں کے تمام لوگ مسمار شدہ مسجد پر باجماعت نماز ادا کر رہے ہیں۔ دوسری ویڈیو میں نے دیکھا کہ ایک فلسطینی خیمے کے اوپر سے گرنے والے پانی سے وضو کر رہا ہے اور اس کے لیے دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے پانی جمع کرتا ہے اور پھر اس سے وضو مکمل کر لیتا ہے۔ ان دو ویڈیوز نے میرے اندر یہ احساس پیدا کیا کہ جن مصائب و مشکلات میں وہ زندگی بسر کر رہے ہیں، اس کے مقابلے میرے مصائب کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں، مزید یہ ان کے جس عمل نے مجھے متاثر کیا وہ یہ کہ مصائب کے باوجود نماز کی ادائیگی میں پابندی کر رہے ہیں۔[15]

غزاویوں کے اس عمل نے ایک غیر مسلم کو اتنا متاثر کیا کہ اس نے اپنے دین کو چھوڑ کر اسلام کی طرف رجوع کر لیا۔ یہ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ کسمپرسی کی شدید حالت میں دین سے گہری وابستگی غیر مسلموں کے لیے دین اسلام کی ہدایت کا سبب بن رہی ہے۔

- **فرانس میں دین اسلام کی اشاعت کے اسباب**

7 اکتوبر کے بعد مغرب میں جس تیزی کے ساتھ مرد و خواتین کی بڑی تعداد دین اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، بالخصوص خواتین کی بڑی تعداد قرآن اور اسلامک لٹریچر کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے جنوری 2024 کے ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن میں فرانس میں اسلامی تنظیموں کے اتحاد کے صدر احمد منصور کا شائع ہونے مضمون "معرکہ غزہ اور مغرب میں قبول اسلام" بہت مفید ہے جس

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 23- 33

میں تفصیل کے ساتھ اس امر کی وضاحت کی گئی ہے اس معرکہ کی بدولت بڑی تعداد میں وہاں کے باشندے اسلام کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ ذیل میں ان کے مضمون سے فرانس میں اسلام کی اشاعت اور اسلام میں داخل ہونے والی دو نوجوان لڑکیوں کے قبول اسلام کا ذکر کیا جارہاہے۔

ابن منصور کہتے ہیں: "۴۰ برسوں کے طویل عرصے کے دوران ہم نے فرانس میں خاص طور سے وہاں کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے اندر اسلام میں داخل ہونے کا ایسا رجحان نہیں دیکھا، جیسا غزہ کی جنگ کے بعد سے دیکھ رہے ہیں۔ اسلام کو اختیار کرنے والے نو مسلمین کی رسمی تعداد ۸۰ افراد یومیہ سے بڑھ کر بعض اوقات ۴۰۰ تک پہنچ چکی ہے، اور یہ تعداد روزانہ اوسطاً ۳۰۰ فرانسیسی نو مسلم سے کم نہیں ہوتی"۔ اسی سے آپ دوسرے س مغربی ممالک کے بارے میں اندازہ لگا لیجیے۔

میں نے ابن منصور سے کہا کہ "کیا آپ نے ان سے یہ سوال کیا کہ وہ اسلام میں کیوں داخل ہونا چاہتے ہیں؟" انھوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا: "اکثر لوگوں کا جواب یہ ہوتا ہے کہ سنگین ترین مصائب کے باوجود اور اپنے گھر والوں، اپنے پیاروں، اپنے گھروں اور اپنا مال و دولت کھو دینے کے باوجود صبر و رضا، یقین و ایمان، طمانیت اور امن و سلامتی کا جو شعور ہم نے غزہ کے لوگوں کے اندر دیکھا ہے، اس نے ہمیں اس کے پیچھے چھپا راز جاننے پر مجبور کر دیا۔ یہ راز ہمیں اسلام اور قرآن کے اندر ملا۔ یہ کیسا عظیم دین ہے جو لوگوں کے دلوں کو، ان کی زندگیوں کو اس یقین اور اس امن و سلامتی سے معمور کر دیتا ہے جس سے ہماری زندگی محروم ہے! ہم نے اسلام کے متعلق پڑھا اور قرآن پر ہمارا دل مطمئن ہو گیا تو اس کے بعد ہم نے اس دین میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا"۔

اسلام قبول کرنے والوں کی عمر کے متعلق سوال کیا تو ابن منصور نے کہا: "اکثریت نوجوانوں کی ہوتی ہے، جن میں لڑکیوں کی تعداد لڑکوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اٹھارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو ہم ان کے والدین کی موجودگی میں اور ان کی رضامندی کے ساتھ ہی کلمۂ شہادت پڑھواتے ہیں، ورنہ نہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اوقات والدین بچوں کے ساتھ آتے ہیں اور اپنے بچوں کے اسلام میں داخلے پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں"۔

سب سے زیادہ حیرت میں ڈالنے والے کسی واقعے کے متعلق پوچھا تو ابن منصور کا جواب تھا: "۱۸ سال کی ایک لڑکی تھی۔ میں نے اس سے اسلام میں داخل ہونے کی وجہ معلوم کی تو اس نے بتایا کہ میں قرآن کا ترجمہ لے کر آئی کہ اسے پڑھ کر اُس معبود کے بارے میں جاننے کی کوشش کروں، جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور [غزہ کے] ان لوگوں پر ایسی سکینت نازل کی ہے۔ جب میں نے اسے پڑھنا شروع کیا تو میں مکمل نہیں کر پائی تھی کہ ٹھیر گئی اور رونے لگی۔ میری آنکھوں سے آنسو اس طرح بہہ رہے تھے کہ اس سے پہلے کبھی اس طرح نہیں بہے تھے۔ میں نے کہا کہ یہی وہ معبود ہے جس کی میں عبادت کرنا چاہتی ہوں، اور میں نے اسلام میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا"۔

ایک دوسری لڑکی نے کہا: "میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے پانچ بچوں کو کھو چکی تھی، اور بجائے اس کے کہ وہ اپنا منہ پیٹتی، چیختی، چلّاتی اور روتی پیٹتی، میں نے دیکھا کہ وہ صبر کا پیکر بنی ہوئی ہے اور کہہ رہی ہے: میرے بچے جنت میں پہنچنے میں مجھ سے بازی لے گئے۔ میں نے سوچا کہ یہ لوگ انسان نہیں ہو سکتے۔ ایسا کیسے ہو کہ میں بھی ان جیسی بن جاؤں؟ پھر مجھے معلوم ہوا کہ اس یقین کے پیچھے دین اسلام ہے۔ بس میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس دین میں داخل ہونا ہے"۔[16]

معرکہ طوفان اقصی کے بعد فرانس میں لوگوں کی زندگیوں میں تغیر اس بات کی واضح علامت ہے کہ اس معرکہ نے عقل اور بصارت رکھنے والوں کو رخ راہ حق کی طرف طرف پھیر دیا ہے، وہاں کے بچوں، نوجوانوں، ماؤں، اور بزرگوں کی اولوالعزمی نے آج کے مادہ پرست انسان کو اپنے حقیقی خالق کی طرف متوجہ کر دیا ہے، اور ان کو اپنے مقصد حیات کی معرفت کے لیے بیدار کر دیا ہے۔

7. خلاصۃ البحث

اہل فلسطین پر 105 سال سے جاری ظلم وستم کے خاتمے کے لیے اور دنیا کو اسرائیل کی سفاکیت سے آگاہ کرنے کے لیے معرکہ طوفان اقصی کا آغاز کیا گیا، اور یہ اہل فلسطین کا قانونی، اخلاقی اور شرعی حق ہے۔ معرکہ طوفان اقصی کا مقصد اسرائیلی سفاکیت سے نجات اور فلسطین کو دوسرے ممالک کی طرح ریاست تسلیم کیا جائے جس کا دارالحکومت القدس ہو گا۔ اس معرکہ اہل بصیرت رکھنے والوں کو قوت گویائی دی ہے، جس کے نتیجے میں عالم غرب میں اسرائیل کی سفاکیت کے خلاف مختلف انداز میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے، جبکہ فلسطن کی آزادی کے نعرے بلند کیے جارہے ہیں۔ کتائب القسام کے مجاہدین اور غزاویوں کی ثابت قدمی، اولوالعزمی نے غیر مسلموں کو اسلام کی طرف متوجہ کیا ہے، جس کے نتیجے میں وہ قرآن اور اسلام سے متعلق لٹریچر کی طرف رجوع کررہے ہیں۔ مجاہدین غزہ نے اپنی تمام جنگی مہمات کو قرآنی آیات سے مزین کیا ہے، جس کا مقصد دنیا کو یہ پیغام دینا ہے کہ قرآن ہی واحد کتاب ہے جو ہر دور کے انسان کے لیے راہنما بن سکتی ہے۔

نتائج

اس مضمون سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1. اسرائیلی بربریت اور جارحیت نہ صرف امت مسلمہ کے لیے اذیت ناک ہے بلکہ یہ اقوام متحدہ اور عالمی طاقتوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے۔
2. اس جارحیت کے نتیجے میں امت میں بیداری کی لہر اٹھ رہی ہے، جو لا محالہ نوجوان نسل کو جہاد کے میدان تک لائے گی۔
3. امت مسلمہ کے حکمرانوں کی خاموشی ان کی امریکہ اور اسرائیل نواز پالیسیز کے تسلسل کی عکاسی کرتی ہے۔
4. یورپ اور امریکہ میں اس سے اسلام کی حمایت کے حوالے سے نوجوان اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔
5. مجاہدین غزہ نے اپنی تمام جنگی مہمات کو اور کامیابیوں کو اپنے اللہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

1 لماذا طوفان الأقصی، مترجم: مولانا عبد الوحید شہزاد، المکتب الاعلامی، حرکۃ المقاومۃ الاسلامیۃ، فلسطین، ص 4-2

Lima Za toofan ul Aqsa, Translated by Moulana Abdul Waheed Shazad, Almaktab Ulaalami, Falsteen ,P 2-4

2 ایضا، ص 15

Ibid, P: 15

3 القرآن: 5:23

Al-Qur'an, 23:5

4 القرآن: 105:4

Al-Qur'an, 2:16

5 القرآن: 172-173:37

Al-Qur'an,172-173:37

6 القرآن: 9:52

Al-Qur'an,52:9

7 القرآن 8:17

Al-Qur'an,17:8

8 القرآن: 4:104

Al-Qur'an,104:4

9 القرآن: 2:250

Al-Qur'an,250:2

10 https://youtu.be/qVeEQ4U40MU?si=7XJaij6RQ1PDlVCn2024-11-26

11 https://www.facebook.com/share/v/12BNstHbyUCمصرالجزیرة/-2024-11-26

12 القرآن: 54:24،27

24-27:54

13 https://www.facebook.com/share/r/14pEygoobi/2024-11-26

14 أواح الطوفان، ڈاکٹر اسامہ جمعہ اشقر، مرکز الزیتونہ لدراسات والاستشارات بیروت، 2024، ص 12-9

15 https://www.aljazeera.net/sukoon/longform/2024/8/13

16 **احمد منصور**، معرکہ غزہ اور مغرب میں قبول اسلام، ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، جنوری 2024، ص 73-72

Ahmad Mansoor , Maarka Ghaza and Maghrib mian qabool e Islam , Mahnama Almi Tarjman ul Quran ,

Jan.,2024, P 72-73